رواداری

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

محترم بھائیو! بلاشبہ رواداری اعلی انسانی اَقدار اور اسلامی اصولوں میں سے ایک اچھا اصول ہے، اس کی بنیاد لوگوں سے محبت کے ساتھ بھلائی، ان کا احترام، ان سے برتاؤ میں نرمی کرنا، ان سے اچھے انداز سے ملنا، ان کے فضل کو تسلیم کرنا، ان کے نیک کاموں کی توصیف بیان کرنا اور ان کی خطاؤں سے درگزر کرنا ہے، اللہ تعالی نے ہمارے پیارے نبی محمد ﷺ سے ارشاد فرمایا: ﴿فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ﴾[1] "تم اچھی طرح درگزر کرو!"۔

---

(١) پ١٤، الحجر: ٨٥.

لوگوں کو مُعاف کرنا بھی رَواداری ہے، اس پر بڑے اجر و ثواب کا وعدہ بھی ہے، اللہ سبحانہ نے ارشاد فرمایا: ﴿فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ﴾[1] "جس نے مُعاف کیا اور کام سنوارا، اُس کا اجر و ثواب اللہ تعالی پر ہے"۔

عزیز دوستو! دینِ اسلام ہمیں دنیا وآخرت کے تمام کاموں میں اعتدال، توازُن و میانہ رَوی کا حکم دیتے ہوئے، سختی وانتہاء پسندی سے منع فرماتا ہے، چاہے مُعاملہ نماز، روزہ ودیگر عبادات کا ہو، یا آپس کے لین دَین، میل جول یا خرید وفروخت، کھانے پینے، پہننے اوڑھنے کا معاملہ ہو، زندگی کے ہر موڑ پر اسلام ہمیں اعتدال ومیانہ رَوی، آسانی اور نرمی کا درس دیتا ہے، اس پر آج مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی امّت کو عمل کی سخت ضرورت ہے، اس امّت کی اسی خصوصیت کے بارے میں ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا﴾[2] "اے امتِ محمد! ہم نے تمہیں متوازِن ومیانہ رَو اُمّت بناکر بھیجا ہے"۔

عزیزانِ گرامی قدر! مُعاملات میں ظلم وزیادتی، حد سے تجاوُز، اور غلط بیانی کے بجائے، ہمیں انتہائی نرمی، میانہ رَوی وآسانی کا طریقہ اختیار کرنے، اور حق بات کہنے کا حکم ہے، اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ أُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ

---

(۱) پ۲۵، الشورى: ۴۰.

(۲) پ۲، البقرة: ۱۴۳.

وَبِهٖ یَعْدِلُوْنَ﴾[1] "ہمارے بندوں میں ایک گروہ وہ ہے کہ حق بتائیں اور اُس پر انصاف کی بات کریں"، لہٰذا ہر شخص تعلقات ومُعاملات، روابط ودوستی، گزربسر، الغرض ہر مُعاملے میں نرمی، عدل وانصاف اور میانہ رَوی اختیار کرے۔

دوسروں کے ساتھ عفوودرگزر کا مفہوم

میرے بزرگو ودوستو! دینِ اسلام نے جہاں نرمی، اعتدال، عدل وانصاف، اور میانہ رَوی کا درس دیا، وہیں عفوودرگزر، آسانی کی تاکید اور بے جا سختی کی ممانعت کرتے ہوئے باہمی رَواداری کی تعلیم فرمائی، رَحمتِ عالمیان ﷺ نے ارشاد فرمایا: «ارْحَمُوْا تُرْحَمُوْا، وَاغْفِرُوْا يَغْفِرِ اللهُ لَكُمْ»[2] "رحم کرو تو تم پر بھی رحم کیا جائے گا، اور مُعاف کرو تو اللہ تعالی بھی تمہیں مُعاف فرمائے گا"۔

قابلِ صد احترام بھائیو! جب کسی میں کوئی بُرائی یا نامناسب چیز دیکھیں تو اُسے انتہائی نرمی سے سمجھائیں، صبر وتحمل سے کام لیں، بُرائی کا جواب بُرائی سے دینے کے بجائے عَفو ودَرگزر اور نرمی ورَواداری کا برتاؤ کریں، سختی سے کام مت لیجیے، اللہ تعالی نے اپنے حبیبِ کریم ﷺ کو ان عاداتِ کریمہ کے اختیار کرنے کا حکم فرمایا، ارشادِ

---

(١) پ٩، الأعراف: ١٨١.

(٢) "مسند الإمام أحمد" مسند عَبْد الله بْنِ عَمْرو، ر: ٧٠٦٢، ٢/ ٦٨٢.

باری تعالی ہے: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ﴾(۱)

"اے حبیب! مُعاف کرنا اختیار کرو، بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو"۔

برادرانِ اسلام! مُعاف کرنے سے انسان کی عزّت میں کمی نہیں آتی، بلکہ اضافہ ہوتا ہے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ اَبد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: «مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللهُ عَبْداً بِعَفْوٍ إِلَّا عِزّاً، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لله إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ»(۲) "صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا، بندے کے مُعاف کرنے کی بدولت اللہ تعالی اس کی عزّت بڑھاتا ہے، اور جو اللہ تعالی کے لیے عاجزی کرتا ہے، اللہ تعالی اس کا درجہ بلند فرما دیتا ہے"۔

مسلم وغیر مسلم کی بقائے باہم کا مفہوم

حضراتِ گرامی قدر! مذہبِ اسلام ایک آسان، معتدِل اور اِفراط وتفریط سے پاک دِین ہے، اس کی تمام تعلیمات عدل وانصاف اور میانہ رَوی پر مبنی ہیں، خواہ وہ باہم زندگی گزارنے سے متعلق ہوں، یا کسی اَور شعبہ سے متعلق ہوں، نہ ان میں اِفراط ہے نہ تفریط، بلکہ ہر میدان میں ایک درمیانی اور معتدِل راہ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے، احادیثِ مبارکہ میں اس پر کثیر دلائل موجود ہیں، ایک بار مصطفی جانِ رَحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: «إِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ، وَلَنْ يُشَادَّ

(۱) پ۹، الأعراف: ۱۹۹.

(۲) "صحیح مسلم" کتابُ الْبِرِ وَالصِّلَةِ، ر: ۶۵۹۲، صـ۱۱۳۱.

الدِّيْنَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ، فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَأَبْشِرُوْا»[1] "یقیناً دینِ اسلام آسان دِین ہے، اور جو بھی اِس دِین میں سختی کرے گا دِین اُس پر غالب آجائے گا، تو میانہ رَوی اختیار کرو، ایک دوسرے کے قریب (مل جُل کر) رہو، اور لوگوں کو دِین کی طرف راغب کرنے والی اچھی باتیں بتاتے رہو (دِین سے متنفر مت کرو)"۔

حضراتِ گرامی! دِینِ اسلام میں انسانی جان، مال اور عزّت کے تحفظ کے بنیادی حقوق بیان کیے گئے ہیں، اس میں مسلم وغیر مسلم، ملکی وغیر ملکی کا کوئی فرق نہیں، بلکہ ان حقوق میں دنیا کا ہر فرد دینِ اسلام کی نظرِ عنایت سے فیض یاب ہے، بغیر کسی شرعی سبب کے ان قوانین کو توڑنا اور پامال کرنا حرام ہے، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا ؕ وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَآ أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا﴾[2] "جس نے بغیر جان کے کوئی جان قتل کی، یا زمین میں فساد کیے، تو گویا اُس نے سب لوگوں کو قتل کیا، اور جس نے ایک جان کو بچایا، گویا اس نے سب لوگوں کو بچا لیا"۔

رفیقانِ گرامی قدر! دینِ اسلام نے ظلم وزیادتی اور کسی کو مجبور کرنے کی اجازت ہرگز نہیں دی، اور نہ ہی اسلام بزورِ شمشیر کسی سے اپنی حقانیّت منواتا ہے، اللہ

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب الإيمان، باب: الدين يسر، ر: ۳۹، صـ۱۰.

(۲) پ۶، المائدة: ۳۲.

تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿لَآ اِکْرَاهَ فِي الدِّيْنِ﴾[1] "دِین میں کوئی زبردستی نہیں"، ہم سب مسلمانوں پر لازم ہے کہ اپنے اَخلاق واعلیٰ کردار کے ذریعے لوگوں کو اسلام اور تعلیماتِ اسلام کی طرف رغبت دلائیں؛ تاکہ ان کا دل خود بخود اسلام کی خوبیاں دیکھ کر مائل وراغب ہوجائے۔

اَہلِ کتاب سے رَواداری

حضراتِ محترم! دیگر انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام وکُتبِ سماویّہ کی پَیروی کرنے والوں کے ساتھ رَواداری، حُسنِ اَخلاق، اِیفائے عہد اور عدل وانصاف کا مُعاملہ کرنا بھی اسلامی تعلیمات کا حصہ ہے، چاہے وہ کسی اسلامی یا غیر اسلامی ملک میں رہتے ہوں، جب تک وہ اسلام یا مسلمانوں کو نقصان نہ پہنچائیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْآ إِلَيْهِمْ ؕ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ﴾[2] "اللہ تعالیٰ تمہیں اُن کے ساتھ احسان کرنے سے منع نہیں فرماتا، جو تم سے دِین کے مُعاملے میں نہ لڑے، اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا، اور اُن سے انصاف کا برتاؤ کرو، یقیناً انصاف والے اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں"۔

---

(١) پ٣، البقرة: ٢٥٦.

(٢) پ٢٨، الممتحنة: ٨.

مسلم وغیر مسلم کی باہمی رَواداری

عزیزانِ مَن! اسلام اور دیگر مذاہب کے درمیان بڑھتے ہوئے فاصلوں کو مٹانے، تہذیبوں کے تصادُم کو روکنے اور عالمی امن واَمان کے قیام کے لیے باہمی رَواداری کی ضرورت واَہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا، دینِ اسلام اتفاق وتعاہُد کی دعوت دیتا ہے، عہد شکنی وفتنہ انگیزی سے منع فرماتا ہے، یہ طرزِ عمل ہر سعادت وبھلائی کی بنیاد، اور انسانیّت کی تعمیر وترقی کا سُتون ہے، مُعاشی ومُعاشرتی، قومی وملکی ترقی اور کثیر فوائد کا سبب ہے، تمام مذاہب کے مابین امن وامان، رَواداری، گزر بسر، کام کاج، تعمیر وترقی اور تعلقات کو مستحکم بنانے، اقتصادی وسماجی شعبہ جات، تجارت وصنعت اور توانائی وغیرہ میں تعاوُن، وقت کی اَہم ضرورت ہے، اگر کوئی قومی وملکی سالمیت وترقی کے لیے کام کر رہا ہو، تو اس سے بھی تعاوُن کرنا چاہیے، ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾(1)

"نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو، اور گناہ وزیادتی پر مدد نہ کرو"۔

زَوجین کے درمیان محبت ورَحمت

محترم بھائیو! میاں بیوی کے درمیان تعلقات کی خوشگواری اور اعلیٰ ظرفی وخوش اَخلاقی کا برتاؤ، اسلامی تعلیمات کا اہم جُز ہے، یہ باہمی محبت ورحمت کا سبب ہے، الله

---

(۱) پ٦، المآئدة: ٢.

تبارک وتعالی نے زوجین کی باہمی محبت ورحمت کے بارے میں ارشاد فرمایا: ﴿وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً﴾[1] "تمہارے آپس میں ہم نے محبت اور رحمت رکھی"۔

اے اللہ! ہمیں باہمی رواداری کی توفیق نصیب فرما، ہمیں اس کے لیے خاص طور پر کوشش کرنے کی سعادت عطا فرما! اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.

---

(۱) پ۲۱، الروم: ۲۱.